❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت اسلامی اصطلاحات
وقت 5-7 منٹ

''اِنْ شَآءَ اللّٰہُ'' کہنا اور لکھنا ایک مبارک عمل ہے

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

معزز سامعین! ''مشاہدات'' کے پلیٹ فارم سے اسلامی اصطلاحات کے درست اور بر محل استعمال پر تقاریر کا ایک مبارک سلسلہ شروع ہے۔ اِسے کسی حدّ تک الفضل آن لائن میں قسط وار حصّہ بنایا جاچکا ہے لیکن اِس بار اِس سلسلے کو وسعت دی گئی ہے اور مزید حوالہ جات اور نئے مواد سے تقاریر کو مزیّن کیا گیا ہے۔ آج قرآنی الفاظ میں بیان اسلامی اصطلاح ''**اِنْ شَآءَ اللّٰہُ**'' زیر بحث ہے۔

''**اِنْ شَآءَ اللّٰہُ**'' کے الفاظ آئندہ کسی کام کے کرنے سے قبل کہے جاتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا یا اگر اللہ تعالیٰ کو جو منظور ہوا تو یہ کام انجام پائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مختلف مقامات پر ان الفاظ کا استعمال انبیاء علیہم السلام اور ان کی اقوام کی طرف سے کیا ہے۔ جن آیات میں یہ الفاظ آئے ہیں ان کی تفصیل کچھ یوں ہے:

قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیِّنۡ لَّنَا مَا ہِیَ ۙ اِنَّ الۡبَقَرَ تَشٰبَہَ عَلَیۡنَا ؕ وَ اِنَّاۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ لَمُہۡتَدُوۡنَ۔ (البقرہ:71)

انہوں نے کہا اپنے ربّ سے ہماری خاطر دعا کر کہ وہ ہم پر (مزید) واضح کرے کہ وہ کیا ہے؟ یقیناً سب گائیاں ہم پر مشتبہ ہوگئی ہیں اور ہم یقیناً اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ضرور ہدایت پانے والے ہیں۔

قَالَ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ صَابِرًا وَّ لَاۤ اَعۡصِیۡ لَکَ اَمۡرًا۔ (الکہف:70)

اس نے کہا اگر اللہ نے چاہا تو مجھے تُو صبر کرنے والا پائے گا اور مَیں کسی امر میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَہُ السَّعۡیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیۡۤ اَرٰی فِی الۡمَنَامِ اَنِّیۡۤ اَذۡبَحُکَ فَانۡظُرۡ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیۡنَ۔ (الصافات:103)

پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا۔ اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً مَیں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں کہ مَیں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس غور کر تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے تُو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔

قَالَ اِنَّمَا یَاۡتِیۡکُمۡ بِہِ اللّٰہُ اِنۡ شَآءَ وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُعۡجِزِیۡنَ۔ (ہود:34)

اس نے کہا یقیناً اللہ ہی اُسے لئے ہوئے تمہارے پاس آئے گا اگر وہ چاہے گا اور تم کبھی (اُسے) عاجز کرنے والے نہیں ہو سکتے۔

قَالَ اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اُنۡکِحَکَ اِحۡدَی ابۡنَتَیَّ ہٰتَیۡنِ عَلٰۤی اَنۡ تَاۡجُرَنِیۡ ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنۡ اَتۡمَمۡتَ عَشۡرًا فَمِنۡ عِنۡدِکَ ۚ وَ مَاۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اَشُقَّ عَلَیۡکَ ؕ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ۔ (القصص:28)

اس نے (موسیٰ سے) کہا مَیں چاہتا ہوں کہ اپنی اِن دونوں بیٹیوں میں سے ایک تجھ سے بیاہ دوں اس شرط پر کہ تُو آٹھ سال میری خدمت کرے۔ پس اگر تُو دس پورے کردے تو یہ تیری طرف سے (طوعی طور پر) ہوگا اور مَیں تجھ پر کسی قسم کی سختی نہیں کرنا چاہتا۔ اللہ چاہے تو تُو مجھے نیک لوگوں میں سے پائے گا۔

فَلَمَّا دَخَلُوۡا عَلٰی یُوۡسُفَ اٰوٰۤی اِلَیۡہِ اَبَوَیۡہِ وَ قَالَ ادۡخُلُوۡا مِصۡرَ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیۡنَ۔ (یوسف:100)

پس جب وہ یوسف کے سامنے پیش ہوئے تو اس نے اپنے والدین کو اپنے قریب جگہ دی اور کہا کہ اگر اللہ چاہے تو مصر میں امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡمُشۡرِكُوۡنَ نَجَسٌ فَلَا يَقۡرَبُوا الۡمَسۡجِدَ الۡحَـرَامَ بَعۡدَ عَامِهِمۡ هٰذَا‌ ۚ وَاِنۡ خِفۡتُمۡ عَيۡلَةً فَسَوۡفَ يُغۡنِيۡكُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖۤ اِنۡ شَآءَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ۔(التوبہ:28)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! مشرکین تو ناپاک ہیں۔ پس وہ اپنے اِس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ پھٹکیں اور اگر تمہیں غربت کا خوف ہو تو اللہ تمہیں اپنے فضل کے ساتھ مالدار کر دے گا اگر وہ چاہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

لَقَدۡ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوۡلَهُ الرُّءۡيَا بِالۡحَـقِّ‌ ۚ لَتَدۡخُلُنَّ الۡمَسۡجِدَ الۡحَـرَامَ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيۡنَۙ مُحَلِّقِيۡنَ رُءُوۡسَكُمۡ وَمُقَصِّرِيۡنَ ۙ لَا تَخَافُوۡنَ‌ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمۡ تَعۡلَمُوۡا فَجَعَلَ مِنۡ دُوۡنِ ذٰلِكَ فَتۡحًا قَرِيۡبًا۔(الفتح:28)

یقیناً اللہ نے اپنے رسول کو (اس کی) رؤیا حق کے ساتھ پوری کر دکھائی کہ اگر اللہ چاہے گا تو تم ضرور بالضرور مسجد حرام میں امن کی حالت میں داخل ہوگے، اپنے سروں کو منڈواتے ہوئے اور بال کترواتے ہوئے، ایسی حالت میں کہ تم خوف نہیں کروگے۔ پس وہ اس کا علم رکھتا تھا جو تم نہیں جانتے تھے۔ پس اس نے اس کے علاوہ قریب ہی ایک اور فتح مقدر کر دی ہے۔

سامعین! پھر اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ الکھف آیات 24-25 میں مومنوں سے یوں مخاطب ہوا ہے۔

وَلَا تَقُوۡلَنَّ لِشَىۡءٍ اِنِّىۡ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ۙ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ‌ ۚ وَاذۡكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيۡتَ وَقُلۡ عَسٰۤى اَنۡ يَّهۡدِيَنِ رَبِّىۡ لِاَقۡرَبَ مِنۡ هٰذَا رَشَدًا ۙ

یعنی ہر گز کسی چیز سے متعلق یہ نہ کہا کر کہ مَیں کل اسے ضرور کروں گا۔ سوائے اس کے کہ اللہ چاہے اور جب تُو بھول جائے تو اپنے ربّ کو یاد کیا کر اور کہہ دے کہ بعید نہیں کہ میرا ربّ اس سے زیادہ درست بات کی طرف میری رہنمائی کر دے۔

ان آیات کی تشریح میں حضرت خلیفۃُ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ: جہاں کہیں خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت کا خیال نہ ہو۔ نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ سب سے پہلی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی ہے۔ جنہوں نے اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ (یوسف:13) اِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوۡنَ (یوسف:12) اِنَّا لَفَاعِلُوۡنَ (یوسف:62) وغیرہ الفاظ کے ساتھ دعویٰ کیا۔ مگر کہیں وفا نہ ہوا۔"

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان 10 مارچ 1910ء)

پھر فرمایا۔

"اس سے بڑھ کر دُکھ کی ایک کہانی ہے۔ لوگ حضرت داوٗد اور حضرت سلیمان علیہما الصلوٰۃ والسلام کے نام سے واقف ہیں۔ مگر سلیمان علیہ السلام کے بیٹے کے نام کی وہ شہرت نہیں جو باپ دادا کی ہے اور پوتے کا نام تقریباً معدوم ہے۔ حدیث میں اس راز کا ذکر ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک دفعہ کہا تھا کہ میری بیویاں بہت ہیں۔ ان سے بڑی اولاد اور عظیم الشان لوگ پیدا ہوں گے۔ اس دعویٰ کے ساتھ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ نہ کہا۔ نتیجہ خراب ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی ہجرت کے ارادے کو ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ تب اللہ تعالیٰ نے کہا اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ کہہ لو۔"

(حقائق الفرقان جلد صفحہ 10-11)

سامعین! احادیث سے بھی ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رسول بھی ان شاء اللہ لکھتے، بولتے اور پڑھتے تھے۔ ترمذی کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنۡ حَلَفَ عَلَى الۡيَمِيۡنِ فَقَالَ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ فَلَا حَنۡثَ عَلَيۡهِ (ترمذی حدیث 1451) کہ جو قسم کھا کر حلف لے تو وہ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ کہے۔ اس پر کوئی گناہ نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ہر نبی کسی اہم امر کی طرف دعوت دیتا ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ میں ایسی دعوت کی طرف اُمّت کو بلاؤں جو قیامت کے روز میری اُمّت کے لئے شفاعت کا موجب ہو۔

(صحیح مسلم حدیث 295)

ایک حدیث کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ سَاَفْعَلُ اِنْ شَاءَ اللّٰہ

(صحیح بخاری حدیث 407)

کہ اگر اللہ نے چاہا مَیں ایسا ضرور کروں گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ حَلَفَ، فَقَالَ: اِنْ شَآءَ اللّٰہُ فَلَہٗ ثُنْیَاہٗ کہ جس نے قسم کھائی اور اِنْ شَآءَ اللّٰہُ کہا، تو اس کا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ کہنا اسے فائدہ دے گا۔

(سنن ابن ماجہ، باب الکفارات)

اسی طرح حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کہ مَیں اپنی قوم بنی سالم کی امامت کیا کرتا تھا۔ مَیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ! میری آنکھ خراب ہوگئی ہے اور (برسات میں) پانی سے بھرے ہوئے نالے میرے اور میری قوم کی مسجد کے بیچ میں رکاوٹ بن جاتے ہیں۔ مَیں چاہتا ہوں کہ آپ میرے مکان پر تشریف لا کر کسی ایک جگہ نماز ادا فرمائیں تاکہ مَیں اسے اپنی نماز کے لیے مقرر کرلوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مَیں تمہاری خواہش پوری کروں گا۔ صبح کو جب دن چڑھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت چاہی اور مَیں نے دے دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے نہیں بلکہ پوچھا کہ گھر کے کس حصہ میں نماز پڑھوانا چاہتے ہو۔ ایک جگہ کی طرف جسے مَیں نے نماز پڑھنے کے لیے پسند کیا تھا۔ اشارہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی پھیرا۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ اشعر کے چند لوگوں کے ساتھ حاضر ہوا اور آپ سے سواری کے لیے جانور مانگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! مَیں تمہیں سواری کے جانور نہیں دے سکتا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے اور جب کچھ اونٹ آئے تو تین اونٹ ہمیں دیے جانے کا حکم فرمایا۔ جب ہم انہیں لے کر چلے تو ہم میں سے بعض نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ ہمیں اللہ اس میں برکت نہیں دے گا۔ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواری کے جانور مانگنے آئے تھے تو آپؐ نے قسم کھالی تھی کہ ہمیں سواری کے جانور نہیں دے سکتے اور آپؐ نے عنایت فرمائے ہیں۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں نے تمہارے لیے جانور کا انتظام نہیں کیا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا تو جب بھی مَیں کوئی قسم کھالوں گا اور پھر اس کے سوا اور چیز میں اچھائی ہوگی تو مَیں اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا اور وہی کام کروں گا جس میں اچھائی ہوگی۔

(صحیح بخاری، کتاب الکفارات)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم **افطار** کرنے کے بعد یہ فرماتے تھے ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ۔ پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہوا یعنی **اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اس کا ثواب ضرور ملے گا۔**

(حدیقۃ الصالحین حدیث 276 صفحہ 316)

سامعین! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ کہنے کی تلقین کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”اِنْ شَآءَ اللّٰہُ کہنا نہایت ضروری ہے کیونکہ انسان کے تمام معاملات اس کے اپنے اختیار میں نہیں۔ وہ طرح طرح کے مصائب اور مکارہ و موانع میں گھرا ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ جو کچھ ارادہ اس نے کیا ہے وہ پُورا نہ ہو۔ پس اِنْ شَآءَ اللّٰہُ کہہ کر اللہ تعالیٰ سے جو تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے مدد طلب کی جاتی ہے۔ آجکل کے ناعاقبت اندیش و نادان لوگ اس پر ہنسی اڑاتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 370 ایڈیشن 1984ء)

پھر آپؑ فرماتے ہیں۔
”لفظ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تعالیٰ کہنے میں انسان اپنی کمزوری کا اظہار کرتا ہے کہ مَیں تو چاہتا ہوں کہ یہ کام کروں لیکن خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو امید ہے کہ کر سکوں گا۔“

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 378 ایڈیشن 1984ء)

پھر فرمایا۔
”آج کل کے تعلیم یافتوں کا یہ حال ہے کہ اپنی گفتگو میں لفظ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بھی بولنا خلاف تہذیب سمجھتے ہیں۔ کتابوں کی کتابیں پڑھ جاؤ۔ کہیں خدا تعالیٰ کا نام تک نہیں آتا لیکن اب وقت آگیا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی ہستی کو منوانا چاہتا ہے۔“

(ملفوظات جلد صفحہ 95 ایڈیشن 1984ء)

پھر حضورؑ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ کے استعمال کے حوالے سے فرماتے ہیں۔
”مَیں نے اس آیت پر بڑی غور کی ہے۔ اس کے یہی معنٰی ہیں کہ ہر ایک بلندی سے دوڑیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو صورتیں ہیں اوّل یہ کہ ہر ایک سلطنت پر غالب آجاویں گے۔ دوم یہ کہ بلندی کی طرف انسان قوت اور جرأت کے بغیر دوڑ اور چڑھ نہیں سکتا اور مذہب پر غالب آجانا بھی ایک بلندی ہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان پر وہ زمانہ بھی آوے گا کہ مذہب کے اوپر سے بھی گزر جاویں گے یعنی اپنے اس تثلیثی مذہب سے بھی عبور کر جاویں گے اور اس کو پاؤں کے نیچے مسل دیویں گے اور اسی سے ہمیں ان کے اسلام میں داخل ہو جانے کی بُو آتی ہے۔ اب پہلی بات تو پوری ہو چکی ہے اب اِنْ شَآءَ اللّٰہ دوسری بات پوری ہوگی اور یہ باتیں خدا کے ارادہ کے ساتھ ہوا کرتی ہیں جب خدا کی مشیّت ہوتی تو ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور دلوں کو حسبِ استعداد صاف کرتے ہیں تب یہ کام ہوا کرتے ہیں۔“
(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم صفحہ 357-358)
صاحبزادہ عبد الحیٔ کے استاد سید محمد شفیع صاحب نے کہیں سبق پڑھاتے ہوئے عبد الحیٔ صاحب سے کہہ دیا کہ مَیں ایک مہینہ میں......سورۃ بقرہ تم کو ضرور حفظ کرادوں گا۔ یہ الفاظ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے سنے تو فرمایا۔
”جو لوگ دعوے سے کہا کرتے ہیں کہ ہم فلاں کام ضرور کرلیں گے اور پھر اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تعالیٰ بھی نہیں کہتے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ وہ ناکام ہی رہتے ہیں۔ ہم نے بھی عبد الحیٔ سے کہا ہے کہ اگر تم سورۃ بقرہ ہم کو حفظ سنادوگے تو ہم اِنْ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ ایک بہت بڑی ضیافت کریں گے۔ لیکن دیکھو! ہم نے لفظ اگر بھی ساتھ لگا دیا ہے اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ تعالیٰ بھی کہہ دیا ہے۔“

(ارشادات نور جلد دوم صفحہ 88)
سامعین! سو یہ مقدّس کلمہ اُس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی آئندہ آنے والے وقت میں کام کرنے کا کوئی منصوبہ بنا رہا ہو تو وہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ کہہ کر اس کام کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کرے۔ انسان ہر حالت میں کمزور ناتواں اور dependent ہے۔ اسے ہرگز اپنے وجود پر انحصار نہیں کرنا چاہئے بلکہ خدائے عزّوجلّ کی طرف منسوب کرکے اُسی سے مدد طلب کرنی چاہئے۔ بلکہ قرآن کریم میں یہاں تک ہدایت ملتی ہے کہ اگر اِنْ شَاءَ اللّٰہ کہنا بھول جائے تو یاد آنے پر کہہ لیا کرو۔ (الکہف:25)
اس قرآنی حکم کی اتباع اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور تعلیم کی پیروی میں اس مبارک اسلامی اصطلاح کو رواج دینا اور بولتے، گفتگو کرتے یا لکھتے اگر مستقبل کے حوالہ سے کسی کام کا ذکر کرنا ہو تو ”اِنْ شَاءَ اللّٰہ“ کا لفظ استعمال کرنا چاہئے۔ احادیث میں آتا ہے کہ قرآن کریم کا ایک حرف بولنے اور پڑھنے سے 10 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور 10 بُرائیاں مٹائی جاتی ہیں تو ”اِنْ شَاءَ اللّٰہ“ میں 9 حروف استعمال ہوئے ہیں۔ اس قولِ نبوی کے مطابق ”اِنْ شَاءَ اللّٰہ“ کہنے سے 90 نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور 90 بدیاں دور ہوتی ہیں اور بدی دُور ہونا بھی دراصل ایک نیکی ہی ہے یوں ایک دفعہ ”اِنْ شَاءَ اللّٰہ“ کہہ کر انسان 180 نیکیاں کما سکتا ہے۔
اِنْ شَاءَ اللّٰہ بولتے وقت درست طریق پر بولا جاتا ہے لیکن لکھتے وقت غلط العام طریق رواج پا گیا ہے یعنی لوگ ”انشاء اللّٰہ“ لکھ دیتے ہیں۔ جو غلط العام ہے۔ قرآن کریم میں اور احادیث میں ہمیشہ اِن شاء اللّٰہ ہی لکھا گیا ہے۔ یعنی الف نون الگ اور شاء الگ سے۔ جس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے اُسی طریق پر لکھنا چاہئے۔
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ایک مرتبہ ہالینڈ کی مسجد کی تعمیر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے چار دفعہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ کے الفاظ استعمال فرمائے۔

آپ نے فرمایا کہ

”اب آپ کی تعداد یہاں اتنی ہے کہ **اگر ارادہ کریں اور قربانی کا مادہ پیدا ہو تو ایک ایک کر کے اب مسجدیں بنا سکتے ہیں۔ جب کام شروع کریں گے تو اللہ تعالیٰ مدد بھی فرمائے گا۔ ان شاء اللہ**۔ خیر اُمّت ہونے کی ایک بہت بڑی نشانی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ پر ایمان بھی ہے تو پھر اس پر توکّل بھی کریں اور یہ کام شروع کریں تو اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ مدد بھی فرمائے گا جیسا کہ مَیں نے کہا۔

کل مَیں امیر صاحب سے اور مربی صاحبان سے، مبلغین سے میٹنگ میں کہہ رہا تھا کہ مسجد شروع کریں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ بن بھی جائے گی۔ اگر ہاتھ ڈالنے سے ڈرتے رہیں گے کہ پیسے کہاں سے آئیں گے، پیسے اکٹھے ہوں تو مسجد بنے تو پھر نہیں بنا کرتی۔ ارادہ کریں اللہ تعالیٰ مدد کرے گا ان شاء اللہ۔ **احمدی جب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے پھر وہ پورا بھی کرتا ہے، جوش بھی پیدا ہو جاتا ہے**، اس لئے فکر نہ کریں، اپنے آپ کو انڈر اسٹیمیٹ under estimate نہ کریں۔ اپنے لئے غلط اندازے نہ لگائیں۔ اور (ایسا کر کے آپ) اپنے لئے غلط اندازے نہیں لگا رہے ہوتے، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے غلط اندازے لگا رہے ہوتے ہیں۔ اگر ایمان ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر یقین رکھیں۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/ جنوری 2007ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین